سیرتِ رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم
پروفیسر علامہ نور بخش توکلی
ناشر
ضیاء القرآن پبلی کیشنز
گنج بخش روڈ لاہور

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

سیرتِ رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم

پروفیسر علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ

ضیاء القرآن پبلیکیشنز ۹۔ الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور
فون: ۷۲۲۵۰۸۵۔۷۲۴۷۳۵۰

نام کتاب	سیرت رسول عربی
نام مصنف	علامہ نور بخش توکلیؒ
تعداد	ایک ہزار
مطبع	حامد جمیل پرنٹرز
کمپوزنگ	الفاروق کمپیوٹرز لاہور۔ ۲۲۱۹۵۳
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
قیمت	۶۹ روپے

نوٹ:۔

اس کتاب کے متن کے حوالہ جات ہر باب کے آخر میں دیئے گئے ہیں۔ (ادارہ)

پر آدمیوں کی قربانی چڑھانے سے دریغ نہ کرتے۔ لڑائیوں میں آدمیوں کو زندہ جلا دینا۔ مستورات کا پیٹ چاک کرنا اور بچوں کو تہ تیغ کرنا عموماً جائز سمجھتے تھے ان کے درمیان جو یہود و نصاریٰ تھے ان کی حالت بھی دگرگوں تھی۔ ان کی کتابیں محرف ہو چکی تھیں۔ یہود خدا کو مغلولۃ الید اور حضرت عزیر کو خدا کا بیٹا کہتے تھے۔ اور نصاریٰ تین خدا مانتے تھے۔ اور مسئلہ کفارہ کی آڑ میں اعمال حسنہ کی کوئی ضرورت ہی محسوس نہ کرتے تھے۔

یہ حالت صرف عرب کے ساتھ مخصوص نہ تھی۔ بلکہ تمام دنیا میں اسی طرح کی تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ چنانچہ اہل فارس (۸) آگ کے پوجنے اور ماؤں کے ساتھ وطی کرنے میں مشغول تھے۔ ترک شب و روز بستیوں کے تباہ کرنے اور بندگان خدا کو اذیت دینے میں مصروف تھے۔ ان کا دین بتوں کی پوجا اور ان کی عادت مخلوقات پر ظلم کرنا تھا۔ ہندوستان کے لوگ بتوں کی پوجا اور خود کو آگ میں جلانے کے سوا کچھ نہ جانتے تھے۔ اور نیوگ کو جائز سمجھتے تھے۔

یہ عالمگیر ظلمت اس امر کی مقتضی تھی کہ حسب عادت الٰہی ملک عرب میں جہاں دنیا بھر کے ادیان باطلہ وعقائد قبیحہ واخلاق ردیہ موجود تھے۔ ایک ہادی تمام دنیا کے لئے مبعوث ہو۔ چنانچہ ایسا ہی وقوع میں آیا۔

عرب جیسی قوم میں جس کی حالت اوپر بیان ہوئی سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بعثت تک ہر پہلو کے لحاظ سے بالکل بے لوث رہی۔ آپ اخلاق حمیدہ سے متصف اور صدق وامانت میں مشہور تھے۔ حتیٰ کہ قوم نے آپ کو امین کا لقب دیا ہوا تھا۔ آپ مجالس لہو ولعب میں کبھی شریک نہ ہوئے۔ وہ افعال جاہلیت جن کی آپ کی شریعت میں ممانعت وارد ہے، آپ کبھی ان کے مرتکب نہ ہوئے جو جانور بتوں پر ذبح کئے جاتے آپ ان کا گوشت نہ کھاتے۔ فسانہ گوئی، شرابخوری، قماربازی اور بت پرستی جو قوم میں عام شائع تھیں، آپ ان سب سے الگ رہے۔ سال میں ایک بار ماہ رمضان میں کوہ حراء میں جو مکہ مشرفہ سے تین میل کے فاصلہ پر منیٰ کو جاتے ہوئے بائیں طرف کو ہے اعتکاف فرمایا کرتے۔ اور وہاں ذکر وفکر میں مشغول رہتے۔ چند راتوں کا توشہ ساتھ لے جاتے۔ وہ ختم ہو چکتا تو گھر تشریف لاتے اور اسی قدر توشہ لے کر حراء میں جا معتکف ہوتے۔

ابتداءِ وحی

جب آپ کی عمر مبارک چالیس سال کی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو منصب نبوت سے سرفراز فرمایا۔ وحی کی ابتداء رویائے صادقہ سے ہوئی۔ جو کچھ آپ رات کو خواب میں دیکھتے، بعینہٖ وہی ظہور میں آتا۔ چھ ماہ اسی حالت میں گزر گئے کہ ایک روز آپ حسب معمول غار حراء میں مراقب تھے کہ فرشتہ (جبرئیل) آپ کے پاس آیا۔ اس نے آپ سے کہا۔ اقراء (پڑھو) آپ نے فرمایا۔ ماانابقاری (میں پڑھا ہوا نہیں) آپ کا

بیان ہے کہ اس پر فرشتہ نے مجھے پکڑ کر بھینچا۔ یہاں تک کہ وہ مجھ سے غایت وسع وطاقت کو پہنچا۔ پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا اقراء میں نے کہا ما انا بقاری اس نے مجھے پکڑ کر دوسری بار بھینچا یہاں تک کہ وہ مجھ سے غایت وسع وطاقت کو پہنچا۔ پھر اس نے مجھے پکڑ کر تیسری بار بھینچا یہاں تک کہ وہ مجھ سے غایت وسع اور طاقت کو پہنچا۔ پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا:۔

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝

پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ پیدا کیا آدمی کو لہو کی پھٹکی سے۔ پڑھ اور تیرا رب بڑا کریم ہے جس نے علم سکھایا قلم سے سکھایا آدمی کو جو کچھ نہ جانتا تھا۔

یہ سبق پڑھ کر آپ گھر تشریف لائے اور حضرت خدیجہ سے سارا قصہ بیان کیا وہ آپ کو اپنے چچیرے بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔ جو عیسائی اور تورات وانجیل کا ماہر تھا۔ اس نے یہ ماجرا سن کر کہا کہ یہ وہی ناموس وفرشتہ ہے جو حضرت موسیٰ پر اترا تھا (۹)۔ اس کے بعد کچھ مدت تک وحی بند رہی تا کہ آپ کا شوق وانتظار زیادہ ہو جائے۔ پھر یہ آیتیں نازل ہوئیں:۔

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝

اے لحاف میں لپٹے اٹھ کھڑا ہو۔ پس ڈر سنا اور اپنے رب کی بڑائی کر اور اپنے کپڑے پاک رکھ۔ اور پلیدی کو چھوڑ دے۔

آغاز دعوت

قم فانذر سے آپ پر انذار اور دعوت الی اللہ فرض ہو چکی تھی۔ مگر اعلان دعوت کا حکم نہ آیا تھا۔ اس لئے آپ نے پہلے خفیہ طور سے ان لوگوں کو دعوت اسلام دی جن پر آپ کو اعتماد تھا اور جو آپ کے حالات سے بخوبی واقف تھے۔ اس دعوت پر کئی مرد و زن ایمان لائے۔ چنانچہ مردوں میں سب سے پہلے جو آپ پر ایمان لائے وہ حضرت ابوبکر صدیق ہیں۔ لڑکوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والے حضرت علی المرتضیٰ ہیں۔ اور عورتوں میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ۔ آزاد کئے ہوئے غلاموں میں حضرت زید بن حارثہ۔ اور غلاموں میں حضرت بلال ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ایمان لاتے ہی دعوت اسلام شروع کر دی۔ عشرہ مبشرہ میں سے پانچ۔ یعنی حضرات عثمان غنی۔ سعد بن ابی وقاص۔ طلحہ بن عبید اللہ۔ عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن العوام آپ ہی کی ترغیب سے مشرف باسلام ہوئے۔ ان کے بعد حضرات سعید بن زید۔ ابوذر غفاری ارقم بن ابی ارقم۔ عبد اللہ بن مسعود۔ عثمان بن مظعون۔ ابو عبیدہ بن الجراح۔ عبیدہ بن